© rasailojaraid.com

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین

حلال و حرام کی نئی ڈکشنری

الیکٹرانک میڈیا جو غیر ملکی آقاؤں کے مال سے چلتا اور انہی کے افکار کے انتشار کے لئے کوشاں رہتا ہے، نئے نئے فقہاء و محدثین کی تلاش میں رہتا ہے اور اگر اسے اپنے مطلب کے مفتی نہ ملیں تو پھر وہ مطلب کے رجال کار تیار کرتا ہے جس کے لئے اس کے پاس بہت سے پرکشش وسائل ہیں۔ میڈیا نے کبھی یہ کوشش نہیں کی کہ وہ سلفِ صالحین کے علوم و معارف اور ان کی تحقیقات سے عوام کو روشناس کرائے، اور اسلاف کے علوم کے وارث حقیقی علماء کو پیش کرے، بلکہ وہ اپنی مخصوص فکر کو عام کرنے کے لئے فکرِ اسلاف کے برعکس لکھنے اور بولنے والے، ماڈرن مفکرین تلاش کرتا اور نہ ملنے کی صورت میں ایسے افراد تیار کرتا ہے، چنانچہ جو مفکر کسی مکروہ کو مباح، کسی حرام کو حلال، کسی مستحب کو رسمِ فرسودہ اور کسی مسنون عمل کو رواجِ عرب قرار دے کر اس کی اہمیت کو کم کر دے وہ اس کے نزدیک بہت بڑا ہے۔ ایسے ہی بعض ماڈرن مفکرین آج کل میڈیا پر ہل چل مچائے ہوئے ہیں۔ گزشتہ چند دنوں سے متعدد خواتین فون پر اور خطوط و ای میل کے ذریعہ یہ بات پوچھ رہی ہیں کہ پردے کے حوالہ سے عالم آن لائن نے جو استدلال پیش کیا ہے وہ کیسا ہے؟ ہم نے اس کے جواب میں کہا کہ وہ "آن لائن استدلال" ہے جس کا تعلق زمینی حقائق سے ہے نہ آسمانی صحائف سے۔ جہاں تک شرعی احکامِ پردہ کا تعلق ہے تو چہرے کے پردہ کے سلسلہ میں، آیاتِ بینات، احادیث مبارکہ اور ائمہ سلف کے اقوال اتنے متواتر و مشہور ہیں کہ کسی دوسری رائے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ہم ان میں سے صرف چند بطورِ حوالہ پیش کرتے ہیں، تفصیلات فقہ و فتاوی کی کتب میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

سورہ احزاب پانچ ہجری میں نازل ہوئی اس سے قبل سورہ نور نازل ہو چکی تھی اور خواتینِ اسلام، اس میں نازل ہونے والے احکامِ پردہ پر عمل پیرا تھیں۔ سورہ احزاب میں واضح حکم ہے: ان یدنین علیھن من جلا بیبھن، تفسیر جامع البیان میں چوتھی صدی ہجری کے عظیم مفسر علامہ ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے: کہ اللہ تبارک و تعالی نے مسلم خواتین کو یہ حکم دیا کہ جب وہ کسی ضروری کام کاج کے سلسلہ میں گھر سے باہر جائیں تو اپنی چادروں

کیا آپ کو معلوم ہے کہ: ☆ قانونِ شریعت ہی کا دوسرا نام فقہِ اسلامی ہے ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سے سر اور چہرے ڈھانپ کر نکلیں صرف ایک آنکھ کھلی رکھ سکتی ہیں۔

علامہ ابن جریر طبری کے علاوہ، اس آیت سے چہرے کے پردے پر استدلال کرنے والوں میں، چوتھی صدی ہجری کے عالم علامہ اسماعیل بن حماد الجوہری (م ۳۹۸ھ)، چوتھی صدی ہجری کے ایک اور عالم، علامہ ابوبکر احمد بن علی رازی، (م ۳۷۰ھ)، چوتھی صدی ہجری کے شیعہ مفسر شیخ ابو جعفر محمد بن حسن طوسی، (م ۳۸۵ھ)، چھٹی صدی ہجری کے مفسر علامہ ابن جوزی حنبلی (م ۵۹۷ھ) ساتویں صدی ہجری کے معروف شافعی مفسر قاضی بیضاوی (م ۶۸۵ھ)، آٹھویں صدی ہجری کے مفسر، علامہ عماد الدین ابن کثیر حنبلی (م ۷۷۴ھ)، آٹھویں صدی ہجری کے مفسر علامہ محمد بن یوسف اندلسی (م ۷۵۴ھ) آٹھویں صدی ہجری کے مفسر علامہ محمد بن یوسف اندلسی (م ۷۵۴ھ) دسویں صدی ہجری کے مفسر، علامہ ابو سعود حنفی (م ۹۸۲ھ) صاحبِ تفسیرِ ابی سعود، گیارھویں صدی ہجری کے مفسر علامہ شہاب الدین خفاجی (م ۱۰۶۹ھ)، تیرھویں صدی ہجری کے مفسر علامہ شہاب الدین محمود آلوسی (م ۱۲۷۰ھ)

ان کے علاوہ بیشتر مفسرین، محدثین اور فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ نے چہرے کے پردہ کو قرآنی حکم سے سمجھ کر بیان کیا، اور اسی پر امت کا عمل رہا، لیکن افسوس کہ نئے دور کے بعض نوجوانوں کو ائمہ اسلاف کا ذرا بھی پاس اور لحاظ نہیں کہ ان کی تصریحات کو بیک جنبشِ قلم منسوخ کرتے ہوئے اپنی نئی اپج پیش کر کے خود کو عصرِ حاضر کا ایسا مفکر و دانشور ثابت کرنے کی فکر میں ہیں کہ جن کے پائے کا کوئی مفسر مذکورہ بالا مشائخ وائمہ مفسرین میں نہیں گزرا۔ اور نہ کسی کی عقل کی رسائی وہاں تک ہوئی جہاں آج کے نوجوان کی ہے۔ اس مسئلہ پر دورِ موجود کے متعدد علماء نے لکھا اور چہرے کے پردہ کو اسلاف کی طرح لازم ثابت کیا ہے، معاصر علماء میں علامہ غلام رسول سعیدی دامت برکاتہم نے شرح صحیح مسلم میں اس پر بڑی نفیس معلومات جمع کر دی ہیں اور مسئلہ مذکورہ کو بطریقِ احسن واضح کر دیا ہے، افسوس کہ فقہ و فتاویٰ کی ادق کتب نہ سہی ایسی عام فہم کتب تک دیکھنے کی بھی جن لوگوں کو توفیق نہیں ہوتی انہیں اہلِ سنت کا نمائندہ مقرر بنا کر میڈیا پر پیش کیا جا رہا ہے اور وہ نت نئی گوہر افشانیاں فرما رہے ہیں۔ مجلہ فقہ اسلامی دین کے ایسے ہمدردوں اور دانشوروں سے معذرت کے ساتھ درخواست کرتا ہے کہ وہ، مسلماتِ دینیہ کو نہ چھیڑیں اور محض اپنی شہرت کی خاطر حلال و حرام کی نئی ڈکشنری مرتب نہ فرمائیں اور اس ذمہ داری کو قبول کرنے سے گریز کریں جس کے وہ اہل نہیں۔ اربابِ میڈیا مسلمانوں کے حال پر رحم کرتے ہوئے صرف ثقہ بند علماء ہی کو آن لائن گفتگو کی زحمت دیں اور نئے اسکالرز تیار کرنے کا کام دینی درسگاہوں، ملکی دانش گاہوں اور اہلِ علم پر چھوڑ دیں تو ان کا بڑا احسان ہوگا۔

© rasailojaraid.com